

نہیں کر سکتے یا  
اس کا طریقہ ہمیں  
معلوم نہیں مصیبت  
یہ ہے کہ آپ سنتے  
نہیں۔ پھر ہمارے  
فریاد کرنے سے کیا

دشمنی ہو چکی بہ قدر وفا  
اب حق دوستی ادا کیجے  
موت آتی نہیں کہیں غالب  
کب تک افسوس زلیست کا کیجے

حاصل؟ آپ ہی بتائیے کہ ہم کیا کریں؟

۳۔ شرح : بھلا یہ سنگ دل حسین بھی خدا کو مانتے ہیں؟ تو بہ تو بہ!  
خدا خدا کیجیے! ان کے انداز و اطوار ہی سے ظاہر ہے کہ نہ یہ خدا کے قائل ہیں اور  
نہ ان سے خدا ترسی کی امید رکھنی چاہیے۔

۴۔ شرح : اگر دل کو درد کا خوگر بنا لیا جائے تو جو رنج پہنچے گا  
گا، وہ خود بخود خوشی کا باعث بن جائے گا۔ یہ وہی مضمون ہے، جو دوسری  
جگہ یوں کہا گیا ہے!

رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے رنج

مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں

یہ کوئی خیالی بات نہیں، حقیقت ہے۔ انسان کے تمام احساسات اس کی

عادت پر موقوف ہیں۔ اگر وہ خوشی کا عادی ہے تو رنج پہنچنے پر رنجیدہ ہوگا۔ اگر  
رنج کا خوگر ہے تو اسے غم سے کوئی آزار نہ پہنچے گا، بلکہ خوشی ہوگی، جو کچھ پیش آ  
رہا ہے، عین عادت کے مطابق ہے۔

۵۔ شرح : اے محبوب! آپ کی طرف سے شوخی کا اظہار ہو تو

پوری کائنات میں شادمانی کی لہریں دوڑ جاتی ہیں۔ شوخی حسن کی خود نمائی کا کرشمہ ہے۔

نشاطِ عالم کی خاطر اسے اور خود نما کیجیے۔

۶۔ شرح : ہماری وفاداری کی جتنی بساط مٹتی، اس کے موافق تو